6388 ـ خاوند كے رشتہ داروں كى بيوى كى زندگى ميں دخل اندازى كى حد كيا ہے

سوال

اسلام ميں خاوند كے بہن بھائيوں كے كيا حقوق ہيں ، كيا ساس اورسسر كى طرح خاوند كے بھائيوں كا بھى اطاعت كا حق ہے ؟
كيا انہيں ميرے كمرے ميں انہيں يہ حق حاصل ہے كہ وہ اجازت يا بغير اجازت داخل ہوں ؟
ميں كس حد تک ان كى اطاعت كروں كپڑے دھونے ، اوركھانا وغيرہ تيار كرنے اوراپنے بچوں كى ديكھ بھال اورگھرسے نكلنے ميں بھى ان كى اطاعت ہے ، اوركيا انہيں يہ حق حاصل ہے كہ وہ ہمارى ازدواجى زندگي ميں دخل اندازي كريں ؟
كيا ہمارے كام اوررہن سہن ، تعليم و تربيت وغيرہ ميں بھى ان كا حق ہے ، اوركيا مجھے اپنے ميكے جانے كے ليے ان كى اجازت دركار ہوگي ؟
اوركيا انہيں ہمارى زندگي كى تفصيل كى معرفت كا بھى حق ہے ، اوركيا ميں اپنے خاوند كے رشتہ داروں سے مصافحہ كرنے ميں ان كى اطاعت كروں ؟
اوركيا ميرے اورخاوند كے ليے ايسى شاديوں ميں جانا جائز ہے جہاں برائي ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بيوى پرخاوند كے رشتہ داروں كى اطاعت كرنا واجب نہيں چاہے وہ ساس ہو يا سسر ، يا پھر نند ہويا ديور ان كى كسى بھى چيز ميں اطاعت كرنى واجب نہيں ليكن اگر وہ كسى واجب اورشرعى چيز كا حكم ديں يا كسى غيرشرعى اورحرام چيز سے روكيں تو پھر اس ميں اطاعت واجب ہے چاہے وہ قريبى رشتہ دار ہو يا دوركا يا كوئي اوربھى كيوں نہ ہو ۔

اورخاوند كى اطاعت توبيوى پرواجب ہے اس ليے كہ اللہ تعالى كا فرمان ہے :

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سےاللہ نے ايک كو دوسرے پر فضيلت دى ہے اوراس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں ۔۔ النساء (34) ۔

ابن كثير رحمہ اللہ تعالى خاوند كے بيوى پرحقوق كا ذكر كرتے ہوئے كہتے ہيں :

بلاشبہ اللہ تعالی نےبیوی پرخاوند کا حق اوراس کی اطاعت واجب کی ہے ، اوربیوی پر خاوند کی نافرمانی حرام ہے اس لیے کہ اسے اللہ تعالی نے بیوی پر فضیلت دی ہے ۔ اھ تفسیر ابن کثیر (1 / 493) ۔

آپ کے دیوروں میں کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے کمرہ یا پھر گھر میں داخل ہو ، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو ! تم اپنے گھروں کے علاوہ کسی اور کے گھر میں اس وقت تک نہ جاؤ جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اوروہاں کے رہنے والوں کوسلام نہ کرلو ، یہی تمہارے لیے بہتراوراچھا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو النور(27)

اوراگران میں سے کوئي بھی آپ کے اجازت سے گھر میں داخل ہو اوروہ آپ کا محرم بھی نہیں مثلا دیور تو اس میں شرط ہے کہ آپ کے محرم کا موجود ہونا ضروری ہے تا کہ آپ کے درمیان خلوت پیدا نہ ہو جو کہ حرام ہے ، اورپھرآپ بھی شرعی پردہ میں ہوں اورفتنہ کا بھی ڈر نہ ہو ۔

ان شروط کے باوجود افضل اوربہتر اوردل کوصاف رکھنے اورشک وشبہ سے بچنے کےلیے بہتر تویہ ہے کہ وہ آپ کے کمرہ میں نہ داخل ہوں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اورجب تم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں سے کوئي چيز طلب کرو توپردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اوران کے دلوں کے لے کامل پاکیزگی یہی ہے الاحزاب (53) ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو ، ایک انصاری آدمی کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیور کے بارہ میں توبتائيں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دیور تو موت ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (5232) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (دیور تو موت ہے) کا معنی ہے کہ دوسروں سے زیادہ اس سے خدشہ اوربرائي اورفتنہ اس سے زیادہ متوقع ہے ، اس لیے کہ عورت کے پاس جانے اوراس سے خلوت کرنا اس کے لیے ممکن ہے اوریہ ایسا معاملہ ہے کہ اس پر کوئي انکار بھی نہیں کرتا لیکن اگر کوئي اجنبی ہوتو اس کے لیے یہ ممکن نہیں ۔

اورحمو سے مراد خاوند کے آباء واجداد اوراولاد کے علاوہ دوسرے رشتہ دار مراد ہیں ، خاوند کے آباء واجدا اوراس کی اولاد توبیوی کے لیے محرم ہیں ان کے لیے خلوت جائز ہے ، جنہیں موت کا وصف نہیں دیا جاسکتا ، بلکہ اس سے مراد خاوند کے بھائي ، بھتیجھے ، چچا ، اور چچا کے بیٹے وغیرہ جوکہ اس کے محرم نہیں وہ مراد ہیں ۔

اوران کے بارہ میں لوگوں کوتساہل کی عادت ہے ، اوربھابھی اپنے دیور سے خلوت کرتی ہے ، اوریہی موت ہے ، اوراجنبی سے بھی اس کا منع کرنا اولی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے ۔ ا ھ ۔

ان سب کے لیے یہ جائز نہیں اورنہ ہی ان کا حق ہے کہ آپ کوان کاموں پر جوآپ نے ذکر کیے ہیں مجبور کریں مثلا کھانا پکانے یا پھر آپ کے لباس کےبارہ میں یا اس کے علاوہ کوئي اورکام اورتعلیم وتربیت وغیرہ -۔ صرف یہ ہے کہ وہ بطور نصیحت اوراچھی بود باش کے لیے وہ آپ کواس کے بارہ میں کہہ سکتے ہیں نہ کہ اجباری طور پر ۔

اوران کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ آپ اورآپ کے خاوند کے خصوصی معاملات میں دخل اندازي کریں ، لیکن اگر انہوں نے آپ کے خاوند کواس پر مطمئن کرلیا کہ آپ مباح اورجائز قسم کی راحت حاصل کرنے کے لیے بھی گھرسے نہ نکلیں اورخاوند آپ کوگھرمیں ہی رہنے کا کہے توپھر آپ اپنے خاوند کی اطاعت کریں اورصبر کرتےہوئے اللہ تعالی سے ثواب کی نیت کریں ۔

اپنے میکے جانے کے لیے بھی آپ پر یہ لازم نہیں کہ آپ ان میں سے کسی ایک سے اجازت طلب کریں اورنہ ہی ان کا یہ حق ہے ، بلکہ آپ پر واجب آپ پرواجب تویہ ہے کہ اپنے خاوند سے اجازت لیں اگر وہ اجازت دیتا ہے توپھر ان میں سےکسی ایک سےبھی اجازت لینی واجب نہیں ۔

اوراسی طرح وہ آپ دونوں کی ازدواجی زندگي کی تفصیلات کی معرفت کا بھی کوئي حق نہیں رکھتے ، اورآپ کے خاوند کے لیے یہ جائزنہیں کہ وہ آپ اوراس کے مابین استمتاعی راز انہیں بتائے ۔

آپ کے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنے والدین کی ساتھ حسن سلوک اورنیکی کرے ، اورآپ کوبھی اس میں اس کا مدگار معاون بننا چاہیے ، اورآپ اپنے خاوند اوراس کے والدین کے درمیان قطع تعلقی کا سبب بننے کی کوشش نہ کریں ، بلکہ صلہ رحمی میں اس کا تعاون کریں ، ان شاءاللہ آپ کواس انجام اورنتیجہ اپنی اولاد میں پائيں گی ۔

آپ کے خاوند کوچاہیے کہ وہ اپنے والدین کی ضرورت کے مطابق زیارت کرتا رہے اورانہیں ملتا رہے ، ہوسکتا ہے کہ والدین کواپنے بیٹے کی زیادہ ضرورت ہو مثلا وہ بیمار ہوں توآپ کے خاوند کواس کا خیال رکھنا چاہیے ۔

ساس اورسسر کی خدمت کرنا آپ پر واجب تونہیں لیکن اگرآپ ان کے ساتھ حسن سلوک اوراحسان کرتے
ہوئےاوراپنے خاوند کوخوش کرنے کے لیے کرتی ہیں تو یہ آپ کے لیے بہتر اور اچھا ہے ، اللہ تعالی ان شاء اللہ آپ کواس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا ، اورپھر اس وجہ سے آپ اپنے خاوند اوراس کے گھروالوں کے سامنےدنیا میں

بھی ایک مقام حاصل کریں گی ، اوران شاء اللہ آخرت میں بھی آپ کے درجات بلند ہوں گے ۔

اورمستقل رہائش کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ آپ کے خاوند پرواجب ہےکہ وہ آپ کے لیے ایسی رہائش کا انتظام کرے جس میں آپ مستقل طور پر رہ سکیں ، لیکن اس میں بھی کوئي حرج نہیں کہ اگر گھر بہت بڑا اورکھلا ہے اوراس میں آپ سب رہ سکتے ہوں تووالدین اورآپ اکٹھے رہیں اس میں آپ پر کوئي ضرور اورنقصان نہیں ۔

اوریہ کہ آپ کی زندگي ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کے ماتحت رہے توآپ کی ساس اورسسر کویہ حق نہیں کہ وہ آپ دونوں پر مسلط ہوئے رہیں ، آپ اپنے خاوندکواچھے طریقے سے سمجھانے کی کوشش کریں ، اگر تووہ اس معاملہ کوختم کرسکے تو اچھی بات وگرنہ اس میں بھی کوئي حرج نہیں کہ آپ اس کے گھر والوں سے حکمت ودانش مندی سے بات کریں ، اوراگرپھر بھی وہ نہ مانیں توآپ صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں اوراللہ تعالی سے اجرو ثواب کی نیت رکھیں ۔

آپ کا اپنے محرم مردوں کے علاوہ دوسروں سے مصافحہ کرنا حرام ہے ، اس میں آپ کسی کی بھی بات نہ مانیں ، اس لیے کہ خالق کی معصیت میں کسی کی بھی اطاعت نہیں ، آپ اجنبی عورت کے مصافحہ کے بارہ میں حکم جاننے کے لیے سوال نمبر (21183) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

آپ اورآپکے خاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ شادی کی ایسی تقریبات میں شرکت کرے جہاں پر معاصی اورگناہ کے کام ہوں ، آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (10957) کے جواب کا مراجعہ کریں ۔

اورآخری بات یہ ہے کہ ...

خاوندوں کوہماری یہ نصیحت ہے کہ وہ اپنے والدین کےساتھ حسن سلوک اور نیکی اوران کی اطاعت کریں اورجب وہ اللہ تعالی کی حدود پھلانگنے لگیں تواس میں ان کی اطاعت نہ کریں اورنہ ہی ظلم کرنے پر ان کی معاونت کریں ، اور اس ظلم میں بہو پرظلم بھی شامل ہے ۔

خاوندوں کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین سے احسن انداز میں مجادلہ اورگفتگو کریں ، اوراللہ تعالی اطاعت اوران کے درمیان حائل ہونے کی کوشش نہ کریں ، اورانہیں حق کے بارہ میں جرات مند ہونا چاہیے ، اورجولوگ ان کے گھروں میں شریعت کی تطبیق اوراسے نافذ کرنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں انہیں ان کا مقابلہ کرنا چاہیے ، اس لیے کے مسلمان توسوائے قرآن اورسنت کے علاوہ کسی کے سلطہ کوتسلیم نہیں کرتا ، اورانہیں ان لوگوں سے احتراز کرنا اوربچنا چاہیے جوانہیں برائي کی دعوت دیتے ہیں ۔

اوراگرخاوند یہ دیکھے کہ شرعی مصلحت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے گھروالوں اوربیوی کے گھرمیں دوری ہونی چاہیے توایسا کرنے میں کوئي حرج اورنقصان نہیں بلکہ اسے ایسا کرنا چاہیے ۔

اورہمارے اخلاق اورسینے کھلے اوروسیع ہونا ضروری ہیں ، اورہمارے اندر ایک دوسرے کے لیے برداشت کا مادہ بھی ہونا چاہیے ، اورآپس میں ایک دوسرے کے فضل کونہیں بھولنا چاہیے ، اورہمیں نیکی کا حکم کرنا اورصبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے ، اوربرائي اوربرے سلوک کونیکی اوراچھے سلوک سے ختم کرنا چاہیے ، اوراللہ تعالی کے بندوں کو ہم وہ بات کہیں جواچھی ہو تا کہ ہم اللہ تعالی سے بھی اچھی ملاقات کرسکیں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے ، اورہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم .